روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 10۔اپریل 2014ء 9جمادی الثانی 1435 ہجری 10 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 81

عشق کا التہاب

اس کی طرف ہے ہاتھ ہر اک تار زلف کا
ہجراں سے اس کے رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں
ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے التہاب میں
ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب و نقاب میں

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑئیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خودپسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

عقیدہ عمل سے پھیلتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مورخہ 13 دسمبر 2013ء میں فرماتے ہیں:۔

عملی طور پر بچپن میں پیدا کئے گئے خیالات کا کس قدر اثر رہتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) کی مثال دی ہے جو سکھوں کے ایک رئیس خاندان سے تھے اور احمدی ہو گئے تھے، گائے کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اُن کے ساتھیوں نے اُن کی چِڑ بنا لی تھی کہ ہم نے آپ کو گائے کا گوشت ضرور کھلانا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ مہمان خانے میں آگے آگے وہ تیز تیز چلے جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے اُن کے دوست کہہ رہے ہیں، ہم نے آپ کو آج یہ بوٹی ضرور کھلانی ہے۔ اور وہ ہاتھ جوڑ رہے ہیں کہ خدا کے لئے یہ نہ کرو۔ اور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کو یا کسی اَور نو (۔) کو کسی نے کھلا دی تو عملاً اتنی کراہت آئی کہ اُس نے اُس کی قے کر دی۔ اُس کو اُلٹی آ گئی۔ تو یہ بچپن سے گائے کے گوشت سے نفرت پیدا کرنے کا نتیجہ ہے کہ بڑے ہو کر (۔) ہو کر پھر بھی اُس سے کراہت ہے۔ اب عقیدہ کے لحاظ سے بیشک انہوں نے اپنا عقیدہ بدل لیا۔ نیا عقیدہ اختیار کر لیا لیکن ماں باپ نے عملی نمونے سے اُن کو گائے کے گوشت سے جو نفرت دلوا دی تھی وہ پھر بھی دُور نہ ہوئی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عمل چونکہ نظر آنے والی چیز ہے اس لئے لوگ اُس کی نقل کر لیتے ہیں اور یہ بیج پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن عقیدہ کیونکہ نظر آنے والی چیز نہیں ہے اس لئے وہ اپنے دائرے میں محدود رہتا ہے۔ اور اس کی مثال اس طرح ہی ہے کہ عقیدہ ایک پیوندی درخت ہے۔ درخت کو جس طرح پیوند لگائی جائے تو پھر اُس سے نئی شاخ پھوٹتی ہے، نئی قسم کا پھل نکل آتا ہے۔ اُسے خاص طور پر لگایا جائے تو لگتا ہے۔ عمل کی مثال تخمی درخت کی طرح ہے یعنی جو بیج سے پھیلتا ہے۔ آپ ہی آپ اس کا بیج زمین میں جڑ پکڑ کر اُگنے لگ جاتا ہے جب بھی موسم سازگار ملتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 28 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com) 5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ 7 مارچ 2014ء

س: برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر منعقد ہونیوالی تقریب میں کون سے علماء اور نمائندوں نے شرکت کی نیز اس تقریب کا کیا مقصد تھا؟

س: میڈیا پر دعوت الی اللہ کے حوالے سے حضور انور نے احباب جماعت کو کیا توجہ دلائی؟

س: برطانیہ میں ہندو کونسل کے چیئر مین ہمیش چندر شرما صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

س: بدھ مت کے رہنما نے اپنی تقریر میں مذہب کے متعلق کیا کہا؟

س: دروزی کمیونٹی کے روحانی پیشوا شیخ موافق نے اپنے پیغام میں کیا کہا؟

س: کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ کیمن مکڈونلڈ نے اپنی نمائندگی میں کیا کہا نیز پوپ کی کیبنٹ کے پریذیڈنٹ اور کونسل فار جسٹس پیس جناب کارڈینل پیٹر ٹکس کا کون سا پیغام پڑھ کر سنایا؟

س: گھانا کے ہائی کمشنر نے اپنے صدر مملکت کا کون سا پیغام پڑھ کر سنایا؟

س: وزیر اعظم برطانیہ نے اس کانفرنس کے متعلق اپنی کن نیک خواہشات کا ذکر کیا؟

س: چرچ آف انگلینڈ کی سر براہ ملکہ عالیہ انگلستان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنے پیغام میں کیا کہا؟

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں انبیاء کے مبعوث ہونے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی غرض اور طاس کے حصول کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششوں کے ضمن میں حضور انور نے کیا بیان کیا؟

س: حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے حسن سلوک کی بابت کیا بیان فرمایا؟

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی اور جنگوں کے الزام کا کیا جواب دیا؟

س: حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض اور آپ کی کن تین پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا حضور انور نے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا؟

س: دنیا میں بدامنی پھیلنے کی کیا وجہ ہے؟

س: جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا کیا ثبوت ہے؟

س: یورپین کونسل فار ریلیجیس کے جنرل سیکرٹری Stein Villumstad نے کانفرنس کے اختتام پر کیا تبصرہ کیا؟

س: انگلستان میں گریناڈا کے ہائی کمشنر H.E. Joselyn Whiteman نے اس تقریب کے متعلق کیا کہا؟

س: لندن میٹرو پولیٹن پولیس کی کمانڈر Mack Chishty نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

س: یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے نمائندے Dr. Charls Tannock نے اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد اپنے پیغام میں کیا کہا؟

س: ایک کونسلر سنتوج سنگھ کا بیان درج کریں؟

س: مذہبی تعلیمات کے استاد رابن ہسی نے تقریب کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

س: خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے اپنی کس خواہش کا اظہار کیا؟

خطبہ جمعہ 14 مارچ 2014ء

س: حضور انور نے گزشتہ خطبات کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

س: آج کے خطبہ کے مضمون کے ضمن میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

س: انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کن چیزوں کا محتاج ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے روحانی آگ کے افروختہ ہونے کو کس چیز پر موقوف قرار دیا ہے؟

س: ایسا کون سا مذہب ہے جو ہر زمانے میں حقیقی معرفت پیدا کرسکتا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے حقیقت دین حقہ کے حصول کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے معرفت کی پرتو کس چیز کو قرار دیا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے گناہ سے نجات اور خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

س: معرفت کس طرح حاصل ہوتی ہے نیز فضل اور معرفت کے تعلق میں کیا بیان ہوا ہے؟

س: معرفت کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے گناہوں سے بچنے کے کیا طریق بیان کئے ہیں؟

س: حقیقی توبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

س: حضرت مسیح موعود نے کامل معرفت کے کیا نتائج بیان فرمائے ہیں؟

س: حضرت مسیح موعود نے سعادت مندی کا مدار کس چیز کو بیان فرمایا ہے؟

س: گناہوں کے سیلاب اور نفسانی جذبات سے بچنے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟

س: خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانے والوں سے خدا تعالیٰ کیا سلوک فرماتا ہے؟

س: ہستی باری تعالیٰ پر ایمان کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے حقیقی کامیابی کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

س: سچی معرفت کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

س: حضور انور نے خطبہ کے آخر پر کیا بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے جمعہ کی نماز کے بعد کس کی نماز جنازہ پڑھائی؟

مکرم رفیق احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ کانڈی بینن

افتتاح بیت باکرو (Bakro) بینن

باکرو گاؤں Alibori ڈیپارٹمنٹ کی Banikoara کمیون میں واقع ہے۔ دسمبر 2011ء میں اس گاؤں میں دعوت الی اللہ کی گئی اور ساتھ جلسہ سالانہ کے بارے میں بتایا گیا۔ امام صاحب نے کہا کہ وہ جلسہ پر جاکر دیکھیں گے اس کے بعد ہم لوگ کوئی فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ امام صاحب کی واپسی پر یہ لوگ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

اس گاؤں میں کوئی بیت الذکر نہیں تھی اور اس گاؤں کے چند لوگ نماز جمعہ کے لئے قریبی گاؤں میں جاتے تھے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ یہاں جمعہ کی نماز شروع کی جائے۔ اس طرح ایک درخت کی نیچے نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا۔ لیکن اس علاقہ کی اسلامی کمیٹی کے ایک رکن نے مخالفت شروع کردی کہ ہم یہاں جمعہ ادا نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں جمعہ کے لئے مناسب جگہ نہیں ہے۔ گاؤں والوں نے ایک چھپر بنایا کہ یہاں جمعہ ادا کریں گے۔ لیکن اس کو تسلی نہ ہوئی اور وہ کمیون کے سنٹرل امام کے پاس گیا۔ امام صاحب نے گاؤں والوں کو بلوایا۔ جب امام صاحب کو ساری تفصیل بتائی گئی تو انہوں نے کہا کہ آپ یہاں جمعہ جاری رکھیں اور اس کے علاوہ بھی آپ میرے علاقہ میں کہیں بھی دین کی خدمت کے لئے کوئی کام کرنا چاہیں تو میں اور میرے لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ امام صاحب کے اس رویہ سے مایوس ہوکر وہ شخص مدد کے لئے پولیس کے پاس گیا۔ تو پولیس والوں نے کہا کہ ہم مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں کرتے اور اس کو پُر امن ماحول کو خراب کرنے سے منع کیا۔

اس سارے معاملہ کے بعد گاؤں والوں نے کچی بیت تعمیر کی لیکن کچھ ہی ہفتوں میں وہ بیت الذکر لوگوں سے بھر گئی اور بڑی بیت کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں بڑی بیت الذکر تعمیر کی گئی۔ احباب جماعت نے وقار عمل کر کے تعمیراتی لکڑی کاٹی اور راجگیر کے ساتھ بھی ساری تعمیر کے دوران معاونت کی۔

14 مارچ 2014ء کو مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن مرکزی وفد کے ساتھ تشریف لائے اور بیت کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت کے بعد مکرم عطاء المنعم صاحب نے بیت اور نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مذہبی رواداری اور حسن سلوک کے بارے میں بیان فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد مہمانان کرام جن میں ریجنل ڈپٹی کمانڈنٹ پولیس، Kokey کا پیراماؤنٹ چیف، Kokey کا امام، Banikoara کے سنٹرل امام کا سات افراد پر مشتمل وفد، امام Yamberou، Banikoara کمیون کی اسلامی کمیٹی کا نمائندہ، باریبا قوم کے بادشاہ کا نمائندہ، Peulh قوم کے بادشاہ کا نمائندہ شامل تھا، نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بیت کی تعمیر کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے جماعت کو مبارک باد دی۔ علاقہ کے سنٹرل امام صاحب نے ریڈیو پر افتتاح کے بارے میں اعلان کروایا اور لوگوں سے شرکت کی درخواست کی۔

افتتاح سے قبل مقامی جماعت کی طرف سے دو بکرے قربان کئے گئے۔ پروگرام کے بعد تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کی کل حاضری 600 سے زائد تھی جن میں تقریباً 300 غیر از جماعت افراد تھے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

نوجوان ہی وہ لوگ ہیں جو قوموں کے مستقبل کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ انبیاء کی تاریخ میں بھی نوجوان ہی تھے جنہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔

’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘۔ ہماری اصلاح صرف ہماری ذات کی خاطر نہ ہو بلکہ قوموں کی اصلاح کے لئے ہو، قوموں کی ترقی کے لئے ہو، جماعت کی ترقی کے لئے ہو۔

نوجوانوں کو بھی، بڑوں کو بھی ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے اور نوجوانوں نے کیونکہ آئندہ مستقبل میں جماعت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے، اس لئے اُن کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود نے ہم پر بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔

یہ دیکھیں کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور میرے سپرد ہونی ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کس طرح جماعت کی خدمت کرنی ہے اور کس نہج پر چلانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا جب آپ اُن لوگوں کی جگہ لینے والے ہوں گے جو صحیح کام نہیں کر رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات اور جماعت سے آپ کی توقعات کے حوالہ سے اہم نصائح

دین حق کے خوبصورت پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اُٹھنے والے ہر تیر کو صحابہ رسولؐ رضوان اللہ علیہم کی طرح آپ نے اپنے سینے اور ہاتھوں پر لینا ہے تاکہ دین حق کا نہ صرف صحیح طرح دفاع کرسکیں بلکہ دین حق کے پیغام کو دنیا میں پہنچا کر دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا سکتے ہیں۔ دین حق کے ماننے والوں کی رہنمائی بھی آپ نے ہی کرنی ہے اور غیر مذاہب کے ماننے والوں کی رہنمائی بھی آپ نے کرنی ہے۔ پس اُٹھیں اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے سینہ سپر ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مورخہ 7 جون 2013ء کو اختتامی خطاب برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

الحمد للہ کہ آج خدام الاحمدیہ یوکے (UK) کے اجتماع کا یہ آخری دن کا آخری سیشن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے اجتماع کامیاب رہا۔ اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ حاضری کے لحاظ سے اس دفعہ بہت زیادہ اچھی رسپانس خدام الاحمدیہ نے اور اطفال الاحمدیہ نے بھی دکھائی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدام الاحمدیہ یعنی وہ نوجوان جو احمدیت کے خادم ہیں، اُن کا ایک عہد ہے جو آپ نے اس فنکشن میں دہرایا اور ہمیشہ دہراتے ہی رہتے ہیں۔ اور خدا کو حاضر ناظر جان کر ایک وعدہ کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ اس عہد کو اپنے سامنے عام حالات میں بھی رکھتے رہا کریں اور جب دہرایا کریں تو اُس پر غور کریں کہ کیا ہم اس عہد کو پورا کر بھی رہے ہیں کہ نہیں، کیونکہ نوجوان ہی وہ لوگ ہیں جو قوموں کے مستقبل کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ قوموں کا مستقبل ان سے وابستہ ہوتا ہے، چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے قوموں کی ترقی ہو یا دینی لحاظ سے قوموں کی ترقی ہو۔

انبیاء کی تاریخ میں بھی نوجوان ہی تھے جنہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ حضرت عیسیٰ کے بارے میں، عیسائیوں کے بارے میں قرآن کریم میں سورۃ کہف میں جو ذکر آتا ہے، وہ یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نوجوان تھے جب انہوں نے کہا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ...... (الکھف:11) کہ اے ہمارے رب! اپنے حضور سے رحمت عطا کر، اور ہمارے لئے ہمارے معاملہ میں رُشد و ہدایت کے سامان کر۔

اللہ تعالیٰ نے بھی یہ جو لفظ یہاں استعمال فرمایا ہے ’’فِتْيَةٌ‘‘ کا، یعنی نوجوانوں کا۔ اس کا مطلب صرف نوجوان ہی نہیں بلکہ وہ لوگ بھی ہیں جو فیاض ہیں، جو سخی ہیں، جو اپنے کاموں کو کرنے کے لئے، اپنے وعدوں کو نبھانے کے لئے اپنے وعدے بھی پورے کرتے ہیں۔

پھر اسی جگہ دو تین آیتیں چھوڑ کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ...... (الکھف:14) کہ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر حقیقی ایمان لائے تھے اور ہم نے اُنہیں ہدایت میں آگے بڑھا دیا۔ پہلے سے زیادہ اُن میں ترقی پیدا کر دی۔ پس یہ نوجوانوں کی اہمیت ہر جگہ اور ہر موقع پر ہوتی ہے۔

یہاں لفظ استعمال ہوا ہے۔ ’’مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا‘‘ اور ’’رَشَدًا‘‘ کا مطلب ہے آزادی بھی اور کامیابی کا راستہ بھی۔ اب یہ آزادی کس طرح ہو گی؟ یہ کامیابی کس طرح ہوگی؟ آپ لوگ وہ ہیں جو صرف اپنی آزادی کے لئے نہیں بلکہ دنیا کو دنیا کی لہو ولعب سے آزاد کرانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ پس یہ آزادی صرف جسمانی آزادی نہیں ہے بلکہ یہ آزادی جسمانی آزادی کے لحاظ سے لغویات سے آزادی ہے، شیطان کے چنگل سے آزادی ہے اور کامیابی کے راستے آپ نے تلاش کرنے ہیں۔

پس اس طرف ہمیشہ توجہ دیں کہ **آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی آزادی کے سامان بھی پیدا کرنے ہیں، دنیا کو کامیابی سے ہمکنار کرانا ہے۔ اور دنیا کی کامیابی یا اپنی کامیابی کس طرح ہوگی؟ یہ اُس وقت ہوگی جب آپ دین کو سیکھیں گے۔** جب آپ کو اپنے دین کا پتہ ہوگا جس پر آپ عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جس کو آپ ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اگر خود آپ کو دین کا علم نہیں ہے، تو دنیا کو کیا سکھائیں گے۔ اور پھر دین کے علم کے ساتھ ایک تربیت کا پہلو ہے۔ تربیت بھی اُتنی ہی ضروری ہے جتنا علم سیکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر تربیت کے آپ اپنے اوپر اُس علم کو لاگو نہیں کر سکتے۔ گویا کہ جو علم آپ سیکھ رہے ہیں اُس کی عملی تصویر آپ کی تربیت ہے۔ اور پھر جب اس تربیت کی عملی تصویر بن جائیں گے، لوگوں کی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو گی، آپ کو دینی علم بھی ہوگا تو پھر اگلا رستہ (دعوت الی اللہ) کا ہے۔ دنیا کو آزادی دلوانے کا ہے، دنیا کو شیطان کے چُنگل سے آزاد کرانے کا ہے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکانے کا ہے، دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا ہے۔ پس جب یہ چیزیں ہوں گی تبھی آپ وہ لوگ کہلا سکتے ہیں جو اُن نوجوانوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آزادی دے، ہمیں رُشد دے، ہمیں ہدایت دے اور پھر اللہ تعالیٰ اُن دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور دیتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص ایک مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی سے جھکے، اور مقصد بھی وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہے، اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے آئے، جھکے، اپنا سر رکھے، سجدوں میں پڑے اور پھر خدا تعالیٰ اُسے کامیابی عطا نہ فرمائے۔ پس یقیناً یہ کامیابی آپ کے لئے مقدر ہے لیکن آپ لوگوں کو

خود بھی اس کے بارے میں کوشش کرنی ہوگی۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہوگا، اپنی تربیت کرنی ہوگی اور پھر اس درد کے ساتھ اس پیغام کو آگے دنیا تک بھی پہنچانا ہوگا۔ اور اس سے پھر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کامیابیوں کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں گے۔

یہ نوجوان جن کا قرآنِ کریم میں سورۃ کہف میں ذکر ہے جن کے بارے میں مَیں نے بتایا ہے یہ تین سو سال سے زیادہ کوشش کرتے رہے، آخر وہ وقت آیا جب عیسائیت کو کامیابیاں نصیب ہوئیں اور دنیا میں پھیل گئی۔

پس مسیح موسوی کے ماننے والے وہ نوجوان جن کے لئے یہ مقدر نہیں تھا، اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے نہیں تھے کہ انہوں نے تمام دنیا کو اپنے زیرِ اثر کرنا ہے، اُن کو اگر اللہ تعالیٰ نے کامیابیاں عطا فرمائیں تو وہ نوجوان جو مسیح (موعود) کے ماننے والے ہیں، جن کے لئے وعدہ ہے، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے بھی اور پھر حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے بھی، اُن کے لئے کامیابیاں تو یقیناً مقدر ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو ان کامیابیوں کی راہ میں حائل ہو سکے۔ بشرطیکہ آپ خود اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔

پس ہمارے نوجوانوں کے لئے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کو سمجھیں اور ایک عہد کریں کہ ہم نے اپنی زندگیوں کو اُس عہد کے مطابق ڈھالنا ہے جو ہم یہاں خدام الاحمدیہ کا بھی کرتے ہیں، خدام الاحمدیہ میں ہر اجتماع پر کرتے ہیں، اپنے اجلاسوں میں کرتے ہیں اور اُس عہد کے مطابق بھی ڈھالنا ہے جو ہم نے بیعت کا عہد حضرت مسیح موعود سے کیا ہے۔ اگر یہ سوچ آپ کی ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ کامیابیاں جو مقدر ہیں جماعت کے لئے، وہ آپ کے لئے آپ کے زمانے میں آسان ہوتی چلی جائیں گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسی طرح صرف یہی نہیں کہ حضرت عیسیٰ کی مثال ہے تو وہاں نوجوانوں نے کام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے جو صحابہ تھے اُن میں سے بھی اکثریت 90 فیصد جوانوں کی تھی جنہوں نے کام کئے، کام دکھائے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو بھی کامیابیاں عطا فرمائیں۔ انہوں نے اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن تبدیلیوں کے عوض اپنی رضا کا پروانہ جاری کیا اور نہ صرف یہ بلکہ دنیاوی کامیابیوں سے بھی ہمکنار کیا۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر احمدی کی جب وہ حضرت مسیح موعود کے عہد بیعت میں آتا ہے، دنیاوی کامیابیاں بھی اور دینی کامیابیاں بھی اس بات پر منحصر ہیں کہ آپ کس حد تک اپنے عہد کو نبھانے والے ہیں۔ پس جب آپ کہتے ہیں مَیں جان، مال اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا تو صرف کھوکھلا دعویٰ نہ ہو، الفاظ نہ ہوں بلکہ آپ کی یہ سوچ ہو کہ جب بھی موقع ملے میری جان بھی حاضر ہے، میرا مال بھی حاضر ہے، میرا وقت بھی حاضر ہے اور جب یہ سوچ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا پھر کامیابیاں بھی آپ کا مقدر بنتی چلی جائیں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نوجوانوں کو ایک ماٹو دیا تھا، یا ایک نصیحت کی تھی کہ ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“۔ میں نے اس پر مختلف ممالک کی خدام الاحمدیہ کی تنظیموں کو اور یوکے (UK) کو بھی یہ کہا تھا کہ ایک بیج (Badge) بنوائیں۔ اُس بیج پر یہ لکھا ہو کہ ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“ اور میں نے دیکھا ہے اکثر خدام کے سینے پر یہ بیج لگا بھی ہوا ہے۔ یہ بیج صرف خوبصورتی کے لئے نہیں تھا، یہ بیج صرف اس اظہار کے لئے نہیں تھا کہ ہم نے یہ بیج لگا لیا اور ہم وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ بلکہ یہ بیج اس لئے تھا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں اور یہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری اصلاح ہو۔ اور ہماری اصلاح صرف ہماری ذات کی خاطر نہ ہو بلکہ قوموں کی اصلاح کے لئے ہو، قوموں کی ترقی کے لئے ہو، جماعت کی ترقی کے لئے ہو۔ پس یہ بہت بڑا نعرہ ہے جو آپ کو دیا گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی نصیحت ہے جو آپ کو کی گئی ہے کہ جب ایک دوسرے کے سینے پر لگے ہوئے بیج پڑھیں تو صرف پڑھنا ہی کافی نہ ہو۔ بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر اس طرف توجہ پیدا ہو کہ ہم نے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے اور اصلاح کی طرف توجہ اس لئے دینی ہے تا کہ جماعت کے اندر بھی ہمارا تربیت کا معیار بلند ہوتا چلا جائے اور دنیا کو بھی صحیح راستے پر چلانے والے بن سکیں۔ پس اس بیج کا فائدہ تبھی ہے جب آپ لوگ اس کے مضمون کو سمجھ سکیں، اس نصیحت کو سمجھ سکیں۔

ہمیشہ خدام کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جماعت پر، نوجوانوں پر، اطفال پر اور باقی تنظیموں پر بہت بڑا احسان ہے جو آپ نے یہ تنظیمیں قائم فرمائیں تا کہ ہم اپنے ماحول میں آزادانہ طور پر، اپنے طرز پر اپنی تنظیمی ترقی کے سامان کر سکیں، اپنی اصلاح کے سامان کر سکیں۔ اپنی علمی ترقی کے سامان کر سکیں، اپنی روحانی ترقی کے سامان کر سکیں۔

پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مقصد ہی یہی تھا کہ آپ لوگ، وہ نوجوان جو پندرہ سال سے چالیس سال تک ہیں، وہ اطفال جو سات سال سے پندرہ سال تک ہیں اپنی ذمہ داریوں کو شروع ہی سے سمجھنا شروع کر دیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ جماعتی نظام نے ہمیں رہنمائی کرنی ہے بلکہ خود اپنی رہنمائی کے سامان کریں، اپنی تربیت کے سامان کریں، اپنے پروگرام بنائیں تا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار پہلے سے بڑھ کر ہو۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ع

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار

پس وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) تھے، پھر اُن کو دیکھنے والے تھے، پھر اُن کی تربیت میں کچھ (رفقاء) کے دیکھنے والوں کی تربیت میں زندگی گزارنے والے تھے، وہ لوگ اپنا اپنا وقت گزار کر آہستہ آہستہ رخصت ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کچھ رخصت ہو گئے، (رفقاء) چلے گئے، پھر اُن کے دیکھنے والے رخصت ہوئے، پھر آگے تربیت والے رخصت ہوئے۔ پس آپ یاد رکھیں کہ یہ بار جو آپ پر پڑا ہے اس کو آپ نے نبھانا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ بزرگ لوگ رخصت ہو گئے تو بس کام ختم ہو گیا۔ بلکہ آپ لوگوں نے زمانے کی رفتار کے ساتھ اپنے آپ کو مزید تیز کرنا ہے تا کہ یہ کام پہلے سے بڑھ کر آگے بڑھتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں بھی خدام الاحمدیہ ایکٹو (active) ہے یا لجنہ ایکٹو (active) ہے یا اطفال ایکٹو (active) ہیں یا دوسری تنظیمیں ایکٹو (active) ہیں وہاں جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) بھی اُن لوگوں میں شامل ہے۔ اور آپ کی یہ حاضری اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگوں کو یہ احساس ہے کہ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ ہم نے ترقی کرنی ہے، ہم نے اپنی اصلاح کے ساتھ دنیا کی اصلاح کا جو بیڑا اُٹھایا ہے اُس کو بھی پورا کرنا ہے۔

ہمیشہ ہمیں نوجوانوں کو بھی، بڑوں کو بھی ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے اور نوجوانوں نے کیونکہ آئندہ مستقبل میں جماعت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے، اس لئے اُن کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود نے ہم پر بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔

آپ نے بڑے درد سے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم نے ذمہ داریاں ادا نہ کیں تو تم مجھے بدنام کرنے والے ہو گے۔ آپ فرماتے ہیں میری طرف منسوب ہو کر، ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی عزت دنیا میں قائم کرنی ہے اور آپ کی عزت اس لئے نہیں قائم کرنی کہ آپ کوئی علیحدہ مذہب لے کر آئے، بلکہ آپ کی عزت اس لئے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب (دین) بگڑ جائے گا، باتوں کے علاوہ کچھ نہیں رہے گا، مسجدیں ویران ہو جائیں گی، قرآن کریم پر عمل ختم ہو جائے گا، اُس وقت جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا تو اُس کی جماعت جو ہوگی وہ دنیا کو ان تمام باتوں سے جو (دین) کی حقیقت ہیں، آگاہ کرنے والی ہوگی اور یہ جو بدعات پیدا ہو گئی ہیں مذہب میں اُن کو ختم کرنے والی ہوگی اور آپؐ نے وہ مقام دیا اپنے مسیح موعود اور مہدی موعود کا کہ فرمایا کہ ہمارے مسیح موعود اور مہدی معہود کا جب ظہور ہوگا تو جو چاند اور سورج کے گرہن کی نشانی ہے، وہ ایسی نشانی ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوئی اور یہاں آپ نے بڑے پیار سے ’ہمارا مہدی‘ کہہ کے مخاطب کیا۔ پس یہ پیار جو حضرت مسیح موعود کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں استعمال کیا اور اس کا اظہار کیا، یہ ہمیں اس بات پر توجہ دلاتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے پیغام کو سمجھیں، آپ کے مقصد کو سمجھیں، آپ کے مشن کو سمجھیں اور آپ کی بدنامی کے بجائے آپ کے اُس مشن کو پورا کرنے والے بنیں۔ اس لئے کہ آپ کا مشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں دنیا کو لا کر ڈالنا ہے۔ مختلف نصائح آپ نے فرمائی ہیں، اُن کا خلاصہ مَیں پیش کروں گا۔ آپ ہمارے سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟ اُن توقعات کا ذکر مَیں کروں گا۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے ماننے والوں کا میری بیعت میں آنے کا مقصد تب پورا ہوگا جب تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے گا۔ اگر نہیں تو تمہارے احمدی ہونے کا یا بیعت میں آنے کا مقصد پورا نہیں ہوگا اور نہ صرف یہ کہ تمہارے بیعت میں آنے کا مقصد پورا نہیں ہوگا پھر اس سلسلے کے قائم ہونے کا بھی مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اگر مقصد پورا نہیں ہوتا تو کیا مطلب ہے اس کا؟ یا یہ سلسلہ غلط ہے، یا ہم غلط ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ سلسلہ کے بارے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی مسیح موعود کے ذریعہ سے جماعت قائم ہوگی، وہ تو غلط نہیں ہو سکتا۔ اس جماعت کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے بڑے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ تو غلط نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر ہم نے اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے نہیں بڑھایا، اپنے ایمان میں اضافہ نہیں کیا تو ہم غلط ہوں گے اور جو بھی غلط ہوگا وہ پھر اُس شاخ کی طرح درخت سے کاٹا جاتا ہے جو اُس درخت کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتی۔ پس ہمیشہ سوچیں کہ ہم نے اپنا ایک مقصد بنانا ہے جو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہو اور اُس سے تعلق پیدا ہو۔

پھر ایک اور نصیحت جو آپ نے جماعت کو فرمائی، اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مَیں ایسی جماعت تیار کرنا چاہتا ہوں جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھتی ہو۔ جب ایمان کامل ہوگا تو پھر محبت بھی بڑھے گی اور جب محبت بڑھے گی تو اللہ تعالیٰ اُس محبت کا جواب بھی محبت سے دیتا ہے۔ پھر آپ لوگوں کا ایک ایسا سلسلہ ایمان میں بڑھنے کا شروع ہو جائے گا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بن جائے گا۔ پس ہر ایک خادم کو یہ جائزہ لینا چاہئے

کہ خدا تعالیٰ سے ہم کتنی محبت کرتے ہیں اور ہم اس محبت میں کتنا بڑھ رہے ہیں؟

پھر آپ نے فرمایا کہ میری جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ جہاں بھی مجھے ملنے کا موقع ملتا ہے، دنیا میں مختلف ممالک میں بہت سارے فنکشن میں نے اٹینڈ (attend) کئے ہیں، اکثر جگہ مجھے غیر بھی یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ایک خاص بات ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دوسروں سے منفرد ہے۔ دوسرے ...... میں اور جماعت احمدیہ کے افراد میں بڑا فرق ہے۔ یہ...... وہ...... ہیں جو لگتا ہے کہ اِن کا مذہب ہی کچھ اور ہے۔ پس یہ جو فرق ہے، جو غیروں کو نظر آتا ہے، ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ یہ کہیں صرف چند ایک نمونے تو نہیں جو غیروں کے سامنے ہوتے ہیں اور جن پر یہ اظہار کر رہے ہیں۔ یا یہ فرق صرف عارضی طور پر اُن غیروں کو دکھانے کے لئے تو نہیں؟

پس ہمیشہ اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم میں وہ ایمان ہونا چاہئے، وہ ...... کی عملی تصویر ہونی چاہئے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو اور اُن بلندیوں کو ہم چھونے والے ہوں، اُن رفعتوں کو ہم حاصل کرنے والے ہوں جن تک حضرت مسیح موعودؑ ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ آپس میں ہمدردی اور محبت کو اتنا بڑھاؤ کہ تم ایک نمونہ بن جاؤ۔ صرف غیروں کے لئے نہیں نمونہ بننا بلکہ آپس میں بھی محبت اور ہمدردی اور پیار اتنا بڑھ جائے کہ ایک نمونہ بن جاؤ۔ اور اگر یہ چیز جماعت کے ہر فرد میں پیدا ہو جائے، نوجوانوں میں پیدا ہو جائے تو بہت سارے جھگڑے اور فساد، چاہے وہ آپس کے تعلقات میں ہوں، کاروباروں میں ہوں، لین دین میں ہوں، میاں بیوی کے تعلقات میں ہوں یا جماعتی طور پر بعض عہدیداروں کے ساتھ رنجشوں میں ہوں، ہر قسم کے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر ایک دوسرے سے ہمدردی کے لئے اپنا ہاتھ بڑھانے والا ہوگا۔ پس اس سوچ کے لحاظ سے بھی اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے فرمایا، اس کا مختصراً ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے، لیکن خاص طور پر بھی زور دے کر آپ نے فرمایا ہے کہ صرف نام کے احمدی نہ بنو، اعتقادی طور پر احمدی نہ ہو کہ ہم نے بیعت کر لی اور ہم احمدی ہو گئے بلکہ تمہارا قول اور فعل ایک ہو۔ اگر تم یہ یقین رکھتے ہو، یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم تمام ارکان (-) پر عمل کرنے والے ہیں، ارکان ایمان پر ایمان لانے والے ہیں تو پھر تمہارے عمل اُس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ صرف باتیں نہ ہوں، نمازیں ہیں تمہاری تو پانچ وقت نمازوں کی تمہیں ایک درد سے فکر ہو۔ رمضان آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں بعد رمضان کے روزے ہیں، عبادات ہیں، ان کی فکر ہو۔ یہ نہ ہو کہ دن لمبے ہو گئے تو ہم روزے کس طرح رکھیں گے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت ہے تو اس کی فکر ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کو پڑھنا ہے اور سمجھنا ہے۔ دوسرے دینی پروگرام ہیں اُن کی فکر ہو۔ یعنی ہر قسم کی عبادات جو ہیں اُس کی ہمیں تاک میں رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اُس میں اپنے اندر بہتری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح جو بندوں کے حقوق ہیں اُن کو ادا کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئیں اور جیسا کہ میں نے کہا خدام الاحمدیہ وہ لوگ ہیں جو آئندہ زمانے میں جماعت کی لیڈر شپ سنبھالنے والے ہیں، جماعت کی باگ ڈور سنبھالنے والے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے اصلاح نہ کی اور دنیا میں اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے انتہا قومیں (-) اور احمدیت کو قبول کر چکی ہیں، تو پھر اُن میں سے لوگ آگے بڑھیں گے اور آپ پیچھے رہ جائیں گے۔ اس لئے ہمیں بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے، اُن لوگوں کو جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی، جنہوں نے احمدیت قبول کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا کہ ہم نے کبھی اُن کے نام کو بٹّہ نہیں لگنے دینا۔ پس اس لحاظ سے بھی ہر خادم کو اور ہر ہوش مند طفل کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مستقل مزاجی سے، استقامت سے اپنے نمونے قائم کرو اور پھر اس درخت کی حفاظت کرو۔ یہ احمدیت کا درخت ہے جس کی تم نے حفاظت کرنی ہے اور وہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب تمہاری عبادتیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں اور تمہارے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کے جذبات اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو، تبھی ہم میں سے ہر شخص اس درخت کی جو حضرت مسیح موعودؑ کا درخت ہے اس کی سرسبز شاخیں بن سکتے ہیں۔ تبھی ہم اس درخت کی حفاظت کرنے والے بن سکتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہو، غور کرو۔ تزکیہ نفس بہت ضروری ہے۔ جب یہ ہوگا تبھی تم لوگ جماعت کے حقیقی فرد بن سکو گے۔ اگر یہ نہیں تو پھر محض دعویٰ ہے۔ فرمایا میں جماعت کے لوگوں سے پسند کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ہنگاموں سے بچیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جب ہمدردی ایک دوسرے کے لئے پیدا ہوگی تو ہر قسم کے فسادوں اور ہنگاموں سے آپ بچتے چلے جانے والے ہوں گے۔ صبر اور حوصلہ وہ دکھائیں جس کی مثال دنیا میں نہ ملتی ہو۔ آجکل جس طرح دنیا میں مادیت بڑھ رہی ہے، بے چینی بڑھ رہی ہے، خواہشات بڑھ رہی ہیں، صبر اور حوصلے میں کمی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ہر احمدی کا عموماً اور ہر خادم کا خاص طور پر یہ معیار جو صبر اور حوصلے کا ہے وہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے۔ اس کے بھی جائزے لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ استغفار بہت زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ استغفار ایسی چیز ہے جو آپ کے دنیاوی مسائل بھی حل کرے گی، دینی مسائل بھی حل کرے گی، گھریلو مسائل بھی حل کرے گی، تجارتی اور مالی مسائل بھی حل کرے گی۔ اگر حقیقت میں استغفار کو سمجھ کر اور غور کر کے پڑھیں۔ پس اس طرف بھی بہت توجہ دیں کہ یہ آپ کی زندگی سنوارنے کے لئے ایک بہت عمدہ ہتھیار ہے۔

تقویٰ کی ہم باتیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود بار بار ہمیں تقویٰ کی نصیحت فرماتے ہیں اور یہ بار بار نصیحت اس لئے ہے کہ قرآن کریم میں بیشمار جگہ تقویٰ کے بارے میں ذکر آیا ہے اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کوئی ایک نیکی نہیں ہے۔ تقویٰ صرف نمازیں پڑھنا نہیں ہے۔ تقویٰ روزے رکھنا نہیں ہے۔ تقویٰ کھڑے ہو کے تقریریں کر لینا نہیں ہے۔ تقویٰ جماعت کے لئے چندے دے دینا نہیں ہے۔ تقویٰ جماعت کی خدمت کر لینا نہیں ہے۔ بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ کوئی نیکی چاہے وہ عبادات کی نیکی ہے، چاہے وہ حقوق العباد کی نیکی ہے، وہ ضائع نہ ہو۔ تقویٰ یہ ہے کہ ہر نیکی حقوق اللہ کی بھی اور حقوق العباد کی ادائیگی کی جو نیکیاں ہیں وہ انسان بجالانے والا ہو، تبھی وہ تقویٰ پر چلنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی ہر خادم کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ دیکھیں کہ دوسرا کیا کر رہا ہے۔ یہ دیکھیں کہ میں نے جو عہد کیا ہے اُس کو مَیں کس حد تک پورا کر رہا ہوں۔ یہ نہ دیکھیں کہ ہمارے بعض بڑے عہدیدار کس نہج پر چل رہے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور میرے سپرد ہونی ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کس طرح جماعت کی خدمت کرنی ہے اور کس نہج پر چلانا ہے۔ کیا مَیں اُن باتوں پر عمل کرنے والا ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی ہیں۔ کیا مَیں اُس طرز پر اپنی زندگی گزارنے والا ہوں جس پر حضرت مسیح موعودؑ ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ یہ دیکھتے رہے کہ ہمارا وہاں فلاں صدر جماعت یا فلاں سیکرٹری اس طرح کام کر رہا ہے یا وہ کام نہیں کر رہا، اس لئے میں بے دل ہو کے کام چھوڑ دوں، disheartened ہو جاؤں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ آپ نے اپنے حلقے میں، اپنے دائرے میں، اپنی حد تک اپنے فرائض پورے کرنے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا جب آپ اُن لوگوں کی جگہ لینے والے ہوں گے جو صحیح کام نہیں کر رہے۔ پس اس لحاظ سے اپنے جائزے لیں اور اپنی تربیت پر ہر وقت غور کرتے چلے جائیں۔

پھر میں یہی کہوں گا آپ خدام احمدیت ہیں اور اے خدامِ احمدیت! اے مسیح (موعود) کے ماننے والو! خدام الاحمدیہ کے 75 سال پورے ہونے پر آپ نے اس اجتماع میں خاص طور پر بعض غیروں کو، دوسرے ملکوں کے نمائندوں کو بھی بلایا، دعوتیں بھی دیں، کچھ عہد بھی کئے۔ آج اس 75 سال پورے ہونے پر اگر آپ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بننا چاہتے ہیں تو یہ عہد کریں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں گے نہ صرف منہ سے بلکہ دل سے اور اپنے ہر عمل سے۔ یہ عہد کریں کہ اپنی پہلی غلطیوں کو نہیں دہرائیں گے۔ ہر خادم میں، ہر شخص میں کچھ نہ کچھ غلطیاں ہوتی ہیں اور اپنی غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ عہد کریں کہ خلافت کے قیام کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ یہ عہد کریں کہ جماعت کے نظام سے پختہ تعلق ہمیشہ رکھیں گے۔ یہ عہد کریں کہ اپنی ذمہ داریوں کو بحیثیت خادم جو آپ پر عائد ہوتی ہیں ہمیشہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود نے آپ سے جو توقعات رکھی ہیں اُن پر ہمیشہ پورا اترنے کی کوشش کریں گے ورنہ 75 سالہ جوبلی ہو یا 100 سالہ جوبلی ہو، یہ جوبلیاں بے فائدہ چیزیں ہیں۔ 75 سال میں کیا حاصل کیا؟ یہ آپ نے دیکھنا ہے اور آئندہ 25 سال کے بعد 100 سال میں کیا آپ نے حاصل کرنا ہے، یہ دیکھنا ہے۔ آئندہ اگلی صدی میں آپ نے کیا حاصل کرنا ہے، یہ دیکھنا ہے۔ پس یہ روح اپنے آئندہ آنے والوں میں اگر آپ پھونکتے چلے جائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ چیز ہے جو خدام الاحمدیہ کی ترقی کا بھی باعث ہو گی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا بھی باعث ہوگی۔

آج دنیا کو آپ کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا آئندہ دنیا کی رہنمائی، آپ نے کرنی ہے۔ اور اگر آپ لوگوں نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو دنیا کو یہ شکوہ ہوگا اور بجا شکوہ ہوگا کہ ہمیں وقت پر یہ پیغام کیوں نہیں پہنچایا گیا، وقت پر ہماری رہنمائی کیوں نہیں کی گئی۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھیں، اس اہمیت کو سمجھیں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ میں نے کہا دوروں پر لوگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ امریکہ میں بھی وہاں کے سیاستدانوں نے اور پڑھے لکھے طبقے نے اور بہت سارے اُن کے تھِنک ٹینک (Think Tank) کے لوگ بھی مجھے ملے، پروفیسر بھی مجھے ملے، اور جگہوں پر بھی ملتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ (دین) جو تم لوگ پیش کرتے ہو اگر یہ صحیح (دین) ہے تو دنیا

کو بتاتے کیوں نہیں؟ پس اگر ہم میں سے ہر ایک نے اس ذمہ داری کو نہ سمجھا تو صرف اگر آپ کا خیال ہے کہ مربیان کے ذریعہ سے یا چند عہدیداران کے ذریعہ سے یہ پیغام پہنچے گا تو یہ نہیں پہنچ سکتا۔ ہر خادم کو، ہر طفل کو، ہر ناصر کو، ہر لجنہ کی ممبر کو اس بات میں کمر کسنی ہوگی کہ ہم نے (دین حق) کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچانا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کو لے کر آنا ہے۔ اور صرف غیروں کی بات نہیں جن تک ہم (دین حق) کا صحیح پیغام پہنچاتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان لیڈروں نے بہت ساری مسلمان تنظیموں کے آرگنائزرز نے، صدران نے، اُن کے ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں نے مجھے یہ بات کہی جہاں بھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی، جیسا کہ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں۔ ہمیشہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ بہت ساری باتیں، بہت سے اعتراضات جو (دین حق) پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآنِ کریم پر غیر کرتے ہیں، اُن کے جواب جس طرح آپ دیتے ہیں یا جماعت کے افراد دیتے ہیں یہ چیزیں ہیں جو ہمیں ایمان میں بھی پختہ کرتی ہیں اور اس بات پر یقین دلاتی ہیں کہ (دین حق) یقیناً سچا مذہب ہے۔ امریکہ میں بھی گزشتہ دنوں جب مَیں گیا ہوں مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ بہت سارے مسلمان لیڈروں نے مجھے کہا کہ بعض اعتراضات ایسے ہیں جس پر ہمارے لوگ جواب دینے سے ہچکچاتے ہیں یا ڈرتے ہیں یا اُن کے پاس جواب نہیں لیکن آپ نے اُن کا اس طرح جواب دیا ہے کہ آج ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ (دین حق) وہ مذہب ہے جو تمام دنیا کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر غالب آئے گا۔

پس (دین حق) کے خوبصورت پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اُٹھنے والے ہر تیر کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرح آپ نے اپنے سینے اور ہاتھوں پر لینا ہے تا کہ (دین حق) کا نہ صرف صحیح طرح دفاع کر سکیں بلکہ (دین حق) کے پیغام کو دنیا میں پہنچا کر دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی رہنمائی بھی آپ نے ہی کرنی ہے اور غیر مذاہب کے ماننے والوں کی رہنمائی بھی آپ نے کرنی ہے۔ پس اُٹھیں اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب میں دعا کراؤں گا، میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ دعا

(الفضل انٹرنیشنل 6 دسمبر 2013ء)

مکرم راجہ مسعود احمد صاحب

والد محترم راجہ محمد نواز صاحب آف ڈلوال

والد صاحب انتہائی متوکل اور بہت دعا گو تھے۔ ہر معاملے میں اللہ سے مدد اور راہنمائی طلب کرنا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ آپ ضلع کونسل اور محکمہ لوکل گورنمنٹ میں ٹھیکیداری کرتے تھے۔ چند ایمان افروز واقعات پیش خدمت ہیں۔

پرانی بات ہے میں تعلیم الاسلام کالج میں زیر تعلیم تھا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں (جون۔ جولائی) میں کچھ دن گزارنے والد صاحب کے پاس چکوال گیا۔ اُس وقت آپ چکوال سے دُور ریگستانی علاقے میں ایک زیر تعمیر سڑک کی پلیاں تعمیر کر رہے تھے۔ آپ کا معمول تھا جہاں تعمیر کا کام ہوتا وہیں اپنا ڈیرہ (رہائش) رکھتے۔ چاندنی رات تھی، آپ اپنی لیبر کے ساتھ مجلس لگائے ہوئے تھے، اس دوران ایک کاریگر نے توجہ دلائی کہ صبح چنائی کے لئے پانی ختم ہو چکا ہے۔ ابھی ٹرک ڈرائیور کو کہہ دیں کہ صبح نماز کے وقت چشمے سے پانی بھر لائے۔ آپ نے جواباً فرمایا آپ کو علم ہے جب بھی پانی ختم ہو جاتا ہے۔ میرا اللہ بارش کر دیتا ہے۔ اب بھی میرا اللہ پانی دے گا۔ جواب میں پھر اسی کاریگر نے کہا کہ ”کیا اللہ نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ ہر دفعہ ضرور بارش ہوگی“۔ آپ نے جواباً فرمایا ”ہاں اللہ نے ٹھیکہ لیا ہوا۔ اسی نے پھر کہا راجہ صاحب چاندنی رات ہے آسمان صاف ہے بادل کے کوئی آثار نہیں، ڈرائیور کو صبح پانی کے لئے کہہ دیں۔ آپ کا جواب وہی تھا۔ اللہ کی شان دیکھیں صبح فجر کی اذان سے قبل اچانک ایک بادل آیا اور بہت زور سے برسا اور ہر طرف جل تھل ہو گیا اور اللہ نے پلیوں کی چنائی کے لئے پانی مہیا کر دیا۔

1974ء کی بات ہے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں بند (بہت چوڑی اور اونچی دیوار) بنانے کا ٹھیکہ لیا۔ لمبے عرصے سے کوئی ٹھیکیدار یہ ٹھیکہ نہیں لے رہا تھا کیونکہ سرکاری ریٹس پر کام کرنا ناممکن تھا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ تیس چالیس مِیل دُور سے پانی سیمنٹ ریت ٹرک پر کیرج کر کے پکی سڑک پر لانا تھا وہاں سے پھر گدھوں پر پہاڑ کے دامن میں جائے تعمیر پر میٹریل لے کر جانا تھا۔ یہ اتنا مہنگا پڑتا تھا کہ گورنمنٹ کے شڈول کے ریٹس میں یہ کام کرنا ناممکن تھا۔ آپ بیکار بیٹھنا گناہ سمجھتے تھے۔ آپ کے پاس جو پہلے ٹھیکے تھے مکمل ہو گئے۔ مستقل قریب میں کوئی ٹینڈر ہونے کا امکان نہ تھا۔ آپ نے ڈسٹرکٹ انجینئر صاحب اور چیف آفیسر صاحب ضلع کونسل جہلم کو یہ ٹھیکہ دینے کے لئے کہا۔ لیکن دونوں نے انکار کر دیا اور کہا آپ ہمارے بزرگ ہیں یہ بہت نقصان والا کام ہے۔ آپ کو یہ ٹھیکہ دے کر ہم آپ پر ظلم نہیں کر سکتے۔ آپ نے جواباً کہا میرا کام محنت کرنا ہے۔ بے کار بیٹھنا نہیں۔ میرا ایمان ہے اللہ رزق دیتا ہے اور کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ میں اپنا کام کروں گا۔ باقی اللہ جانے اور اس کا کام۔ لیکن افسران نہ مانے۔ اُس زمانے میں ڈپٹی کمشنر پراجیکٹ ڈائریکٹر ہوا کرتے تھے۔ آپ ڈپٹی کمشنر صاحب جو آپ کے دوست تھے سے ملے اور ساری بات بتائی۔ اور ٹھیکہ دینے کیلئے کہا لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی وہی جواب دیا اور کہا اس کام میں نقصان بہت زیادہ ہے آپ کو یہ کام دینا مناسب نہیں۔ جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے دیکھا کہ راجہ صاحب بضد ہیں اس نے ڈسٹرکٹ انجینئر صاحب کو ٹھیکہ دینے کے لئے کہا۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس ٹھیکے کا نقصان بعد میں کسی اور کام میں پورا کرنا۔ اس طرح آپ نے وہ کام لے لیا جس میں بظاہر بہت بڑا نقصان تھا۔ لیکن اللہ کی ربوبیت کا اپنا رنگ ہے۔ بظاہر نقصان والے کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے غیر معمولی منافع پوشیدہ تھا۔ سوائے سیمنٹ کے باقی تمام مٹیریل ریت، پتھر وغیرہ جائے تعمیر پر مفت مل گیا۔ ریت جائے وقوعہ کے قریب ایک کھائی میں مل گئی جس کی کیرج گدھوں کے ذریعہ برائے نام قیمت پر ہوئی۔ پتھر ویسے مفت تھا۔ جب پانی کی ضرورت پڑتی بارش ہو جاتی۔ اس طرح آپ کو صرف لیبر اور سیمنٹ کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ اس کام میں آپ کو اس قدر منافع ہوا کہ آپ نے اس منافع سے پہلی مرتبہ نئی کار خریدی۔

ایک مرتبہ ایک نہایت عزیز دوست جن کے ساتھ آپ کے برادرانہ اور بہت بے تکلفی کے تعلقات تھے سے ملنے گئے۔ کھانے کا وقت تھا۔ اُنہوں نے کہا کھانے کا وقت ہے گھر میں دال پکی ہوئی ہے حاضر ہے۔ آپ نے جواباً کہا آج میرے نصیب میں دال نہیں بلکہ دعوت ہے۔ اُس دن کسی اور دوست نے آپ کی دعوت کی ہوئی تھی۔ یہ کہہ کر آپ اُس دوست کے ہاں گئے لیکن اُس دوست کو اچانک کسی ایمرجنسی میں دوسرے شہر جانا پڑ گیا۔ آپ واپس آئے تو اُسی دوست نے مذاقاً کہا میں نے پہلے ہی کہا تھا دال ساگ حاضر ہے اُسی وقت کھانا کھا لیتے۔ آپ نے پھر فرمایا۔ نہیں۔ آج میرے نصیب میں دال نہیں دعوت ہے۔ اسی دوران دروازہ پر دستک ہوئی باہر ایک آدمی دعوت کا کھانا۔ پلاؤ۔ دو تین سالن۔ مرغ (روسٹ) اور سوئٹ ڈش لئے کھڑا تھا۔ اُس نے بتایا کہ آج میرے صاحب نے کسی کی دعوت کی تھی۔ آپ کو دعوت دینا بھول گئے تھے۔ اُنہوں نے دعوت کا کھانا بھجوایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے دعوت کے کھانے کا انتظام کر دیا اور آپ نے دال کی بجائے دعوت کا کھانا کھایا۔

غرباء، ناداروں، لاوارثوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کرنا آپ کی فطرت ثانیہ تھی بلکہ ان کے کام کو اوّلیت دیتے اور سارے کام چھوڑ کر سب سے پہلے ان کے کام کرتے۔ خاکسار تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ابھی نیا نیا والد صاحب کے ساتھ کاروبار میں شامل ہوا تھا۔ ایک واقعہ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ آپ ایک یتیم بچے کو ملازمت دلانے کے لئے لاہور پنجاب گورنمنٹ کے سیکرٹری صاحب جو آپ کو نہیں جانتے تھے سے ملے اور بچے کو ملازمت دینے کی درخواست کی۔ سیکرٹری صاحب نے آپ کے کہنے پر یتیم بچے کو ملازمت دے دی۔ دو ہفتوں کے بعد پھر آپ ایک بیوہ کی پنشن کی منظوری کے لئے لاہور گئے اور پنجاب گورنمنٹ کے متعلقہ سیکرٹری صاحب سے ملے۔ یہ سیکرٹری صاحب بھی آپ کے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے بڑی عزت کی اور کام کر دیا۔ اس کے چند دن بعد آپ لوکل گورنمنٹ کے ریٹائرڈ ملازم کی مدد کے لئے کمشنر صاحب راولپنڈی ڈویژن سے ملے۔ کمشنر صاحب عزت سے پیش آئے۔ جس طرح آپ نے عرض کی کمشنر صاحب نے اسی طرح آرڈر کر دئے۔ کمشنر صاحب آپ کو جانتے بھی نہ تھے۔ ان سے آپ کی پہلی ملاقات تھی۔ یہ تین واقعات ایک ماہ میں ہوئے اور حسن اتفاق سے ان تینوں مواقع پر میں ساتھ تھا۔ یہ واقعات میرے لئے حیران کن تھے۔ جب میں نے والد صاحب سے اس کا ذکر کیا تو ان کا جواب نہایت ایمان افروز تھا۔ آپ نے فرمایا ”میرا زندگی بھر یہ معمول رہا ہے کہ جب بھی کسی افسر سے ملنے کے لئے جاتا ہوں تو دعا کرتا ہوں یا باری تعالیٰ اس افسر کے دل میں میرا احترام ڈال دے۔ جس کام کے لئے آیا ہوں عزت اور وقار سے میرا کام کر دے۔ دعا کرنے کے بعد درود شریف پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔ میرا زندگی کا تجربہ ہے جب میں متعلقہ افسر کے کمرے میں داخل ہوتا ہوں اور اُس کی نظر مجھ پر پڑتی ہے تو مجھے فوراً محسوس ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کا دِل جھکا دیا ہے۔ پھر جس طرح میں عرض کرتا ہوں وہ اُسی طرح کر دیتا ہے“۔ ع

جے تُوں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے اور خلافت کی غلامی کی برکت کے نتیجے میں تھا۔

اے خلافت کے فدائی اللہ تجھ کو اپنے پیاروں کے قُرب میں جگہ دے (جن پر تو زندگی بھر درود و سلام بھیجتا رہا) اللہ تیرے درجات بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی سلسلہ باڈہ ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ باڈہ ضلع لاڑکانہ کے دو بچوں اللہ رکھیو اور عاصمہ بچگان مکرم رحیم خان گوپانگ صاحب نے قرآن کلاسز میں باقاعدگی سے شامل ہو کر قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 21 مارچ 2014ء کو دونوں بچوں کی باقاعدہ تقریب آمین ہوئی جس میں مکرم عبدالہادی صاحب چانڈیو صدر جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز نے دونوں بچوں سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان بچوں کو تاحیات قرآن پاک کی تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور تعلیمات قرآنیہ پر عمل کرنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم ظہیر احمد شاہد صاحب معلم وقف جدید دھرگ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ دھرگ ضلع نارووال کے 8 بچوں نبیل احمد ولد مکرم رفیع اللہ صاحب، طاہرہ رفیع بنت مکرم رفیع اللہ صاحب، طٰہٰ مقصود ابن مکرم مقصود احمد صاحب، لائبہ بنت مکرم مطیع اللہ صاحب، صالح قمر ابن مکرم طاہر رضا صاحب، ساحل عباس ابن مکرم رضوان رضا صاحب، ثانیہ منصور بنت مکرم منصور احمد صاحب اور عزیزہ عیشا بنت مکرم حبیب اللہ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 14 مارچ 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء تقریب آمین کے موقع پر مکرم محمد مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم کے کچھ حصص سنے اور بعد میں قرآن کریم کی فضیلت کے بارے میں کچھ بیان کیا اور دعا بھی کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں اور والدین کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم شمس الدین اسلم صاحب آف امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ڈاکٹر شائلہ اعجاز خان صاحبہ کینیڈا کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ مورخہ 14/اپریل 2014ء کو ایک سرجری متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی بابرکت لمبی زندگی دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم شعیب احمد صاحب مقیم برمنگھم یوکے کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 4/اپریل 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حنان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں نور احمد صاحب آف ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ کی نسل سے اور مکرم دوست محمد صاحب مرحوم آف بھلوال کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم سلسلہ گوٹھ غلام محمد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم محمد شفیع صاحب ولد مکرم حاجی عبدالغنی صاحب ساکن چک نمبر 170/10-R ضلع خانیوال ایک لمبا عرصہ علیل رہنے کے بعد 7 مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر 90 سال تھی۔ مرحوم نیک ملنسار ومہمان نواز، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بڑے محنتی انسان تھے۔ اپنوں اور غیروں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ چندہ جات وقت پر ادا کرنے والے اور دوسروں کو بھی وقت پر چندہ جات ادا کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ہمیشہ برائی سے بچنے والے انسان تھے۔ اپنی ساری زندگی کبھی کسی سے لڑے جھگڑے نہیں غیر از جماعت احباب بھی ان کی تعریف کرتے ہیں وفات کے وقت بھی بہت سے غیر از جماعت احباب تشریف لائے۔ قیام پاکستان کے وقت تحصیل جیرا ضلع فیروزپور ہندوستان سے تکلیفوں اور سختیوں کے بعد ہجرت کرکے پاکستان میں آئے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 8 مارچ کو اڑھائی بجے چک نمبر 170/10-R میں مکرم نعیم اللہ صاحب امیر ضلع خانیوال نے پڑھائی اور تدفین کے بعد امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم مکرم ولی محمد صاحب مرحوم معلم سلسلہ ومکرم محمد یونس صاحب کارکن جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ کے بڑے بھائی، مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع خانیوال کے والد، اور مکرم صفدر نذیر صاحب انسپکٹر دفتر انصاراللہ پاکستان ومکرم نعیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ کوٹ دیال داس ضلع ننکانہ صاحب کے دادا اور مکرم خالد احمد صاحب مربی سلسلہ سید والا ضلع ننکانہ صاحب کے نانا تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، مغفرت کا سلوک کرے، درجات بلند کرے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دارالصناعۃ میں داخلہ

۞ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈویئر اینڈ نیٹ ورکنگ

2۔ پلمبنگ (سینٹری ورکس)

☆ مذکورہ کورسز کا دورانیہ 4 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 یا ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6211065,0336-7064603

☆ نئی کلاسز کا آغاز مئی 2014ء سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کے لئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

۞ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سیدنا بلال ؓ فنڈ

۞ احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔"

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

"یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔"

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلال فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

درخت لگا کر ماحول کو خوشگوار بنائیں

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات رسائل اور انٹرنیٹ میں سے

پھل اور سبزیاں کھانے سے عمر میں اضافہ

محققین کا کہنا ہے کہ دن میں پھلوں اور سبزیوں کے استعمال سے عمر میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جن افراد نے زیادہ پھل اور سبزیاں کھائیں ان کی عمر میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف پھل اور سبزیاں کھانے سے ہی نہیں بلکہ طرز زندگی کے دیگر عوامل شراب نوشی اور سگریٹ نوشی سے پرہیز بھی اموات میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

(نیٹ نیوز بی بی سی اردو یکم اپریل 2014ء)

ہوا کے بگولوں سے بچنے کی تجویز

امریکی ماہر طبیعات کا کہنا ہے کہ امریکہ کے جن حصوں میں تیز رفتار ہوا کے بگولے عام ہیں ان علاقوں میں تین بلند دیواریں تعمیر کرنے سے نقصان سے بچایا جا سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ 980فٹ بلند اور 100 میل لمبی تین دیواروں سے ہوا کی شدت اور رفتار کو کم کیا جا سکتا ہے اور اس طرح بگولے بننے سے پہلے ہی ہوا کی شدت میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اس کیلئے 16 ارب ڈالر کی لاگت آئے گی، لیکن اس کی وجہ سے اربوں ڈالرز کے نقصان سے بچا جا سکتا ہے جو ہر سال ہوتا ہے۔

(نیٹ نیوز بی بی سی اردو 10 مارچ 2014ء)

ہسپتال کی طرز پر منفرد ریسٹورنٹ

مشرقی یورپ کے ملک لیٹویا میں ہسپتال کی تھیم کے ساتھ ایک منفرد ریسٹورنٹ بنایا گیا ہے۔ ہوٹل کی اندرونی تزئین و آرائش مکمل طور پر ایک ہسپتال کے انداز میں کی گئی ہے۔ اس ریسٹورنٹ کی میزیں مریضوں کے بستر جبکہ روشنیاں بھی آپریشن تھیٹر کی روشنیوں کے انداز کی ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہاں کی ویٹریس کے لباس بھی نرسوں کے یونیفارم کی طرح ڈیزائن کئے گئے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت 7/اپریل 2014ء)

صحرائی علاقوں میں پانی کی کمی پوری کرنے کا انوکھا حل

عالمی ماہرین نے افریقہ کے صحرائی علاقوں اور دیہات میں پانی کی کمی کا ایک انوکھا حل پیش کیا ہے۔ ماہرین نے ایک 30فٹ اونچی گلدان نما ٹوکری بنائی ہے جسے مخصوص دھات سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ٹوکری ہوا میں موجود نمی کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ وارکا واٹر نامی اس ٹوکری میں موجود سسٹم ہوا میں موجود نمی کو جذب کر کے اسے ایک چھوٹے سے ڈرم میں جمع کردے گا اور لوگ اس پانی کو استعمال میں لاسکیں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ وارکا واٹر ایک گھر کے افراد کو پینے کا پانی مہیا کرسکتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 7/اپریل 2014ء)

حد سے زیادہ جاگنگ نقصان دہ

امریکہ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق ایک توازن میں رہ کر دوڑنے کی عادت طویل العمری کا باعث بنتی ہے۔ تحقیق میں بتایا ہے کہ بہترین صحت کیلئے ایک ہفتے میں 2 سے 3 گھنٹے تک جاگنگ کافی ہے۔ تاہم بہت زیادہ جاگنگ صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 7/اپریل 2014ء)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب خوشنویس پنشنر صدر انجمن احمدیہ پاکستان اطلاع دیتے ہیں:۔

خاکسار کے بیٹے مکرم چوہدری محمد افضل صاحب جاوید ایڈووکیٹ کا سروسز ہسپتال لاہور میں پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے ان کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایجنٹ حضرات اور خریداران الفضل توجہ فرمائیں

ایجنٹ حضرات سے درخواست ہے کہ ماہ مارچ کا بل 15/اپریل 2014ء تک دفتر الفضل میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

الفضل کے خریداران کا بقایا ایڈریس کی چٹ پر درج کردیا گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے بقایا جات جلد ادا فرمادیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 10/اپریل

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:36

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10/اپریل 2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
6:30 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 20 مئی 2012ء
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ سنگاپور
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:30 pm	حضور انور کا دورہ سنگاپور

دو عدد مکان ڈبل سٹوری برائے فروخت
نزد بیت المجید محلہ احمد نگر
رابطہ: 0332-7065822

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

FR-10

ضرورت سٹاف
ایف اے۔ میٹرک پاس لڑکیاں جو نرسنگ کا شوق رکھتی ہوں
رابطہ: مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,0315-6705199

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298

زدجام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR
PH:047-6212434,6211434

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

باٹا سیل
UP to 70%
سیل سوموار سے شروع
باٹا شوروم حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

ایک نام
مغل بینکوئٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔
موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
27۔اپریل سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138